Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ، ۱۰ ہجرت ۱۳۵۱ھش ، ۱۰ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری، مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اور مکرم عبدالحکیم صاحب جوزاء بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرکے واپس ربوہ بخیریت تشریف لے آئے ہیں۔

مقامی احباب نے اسٹیشن پر پہنچکر اُن کا خیر مقدم کیا۔ (نائب وکیل التبشیر)

خاکسار کے والد محترم پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (حبیب الرحمٰن)

درخواستِ دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ سکیم "آگے بڑھو" کے تحت مغربی افریقہ میں خدمتِ خلق کا کام کرنے والے خوش نصیب ڈاکٹروں میں سے ایک مکرمی ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ہیں۔ آپ ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء کو مغربی افریقہ پہنچے تھے جون ۱۹۷۱ء میں احمدیہ ہسپتال سویڈرو (غانا) میں کام شروع کیا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا کام اچھا چلتا رہا ہے۔ مگر اِن دنوں وہ بعض مشکلات سے دوچار ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ڈاکٹر صاحب کے شاملِ حال ہو اور انکی تمام مشکلات دور ہو جائیں تا وہ اہلِ افریقہ کی بیش از بیش خدمت کر سکیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ دن بہت ہی مبارک ہوتا ہے جب انسان اپنے گذشتہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے

مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھائے

"یاد رکھو! کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایام سے افضل ہے۔ کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے۔ یہ دن یومِ توبہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شخص کے کہ جس نے سچے دل سے توبہ کی پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور وہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ کے نیچے آگیا، گویا کہ کہہ سکتے ہیں کہ اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ مگر ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ اس کے لئے یہ شرط ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھایا جاوے اور یہ توبہ نری لفظی توبہ ہی نہ ہو بلکہ عمل کے نیچے آجاوے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ کسی کے گناہ بخش دیئے جاویں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔

دیکھو۔ انسانوں میں اگر کوئی کسی کا ذرا سا قصور اور خطا کرے تو بعض اوقات اس کا کینہ پشتوں تک چلا جاتا ہے وہ شخص نسلاً بعد نسلٍ تلاش میں رہتا ہے کہ موقعہ ملے تو بدلہ لیا جاوے لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی رحیم کریم ہے۔ انسان کی طرح سخت دل نہیں جو ایک گناہ کے بدلے میں کئی نسلوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ رحیم کریم خدا ستّر برس کے گناہوں کو ایک کلمہ سے ایک لحظہ میں بخش دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ وہ بخشنا ایسا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ نہیں وہ بخشنا حقیقت میں فائدہ رساں اور نفع بخش ہے اور اس کو وہ لوگ خوب محسوس کرتے ہیں جنہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰)

خدام الاحمدیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

خدام کی تعلیم و تربیت کا بہترین موقع

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۶ ہجرت تا ۹ احسان (۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ سلسلہ کے جلیل القدر علماء اس کلاس کو پڑھاتے ہیں اور دینی علوم سے بہرہ ور کرتے ہیں۔

اس کلاس میں شرکت کرنے والے خدام کی سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ انہیں متعدد بار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا موقع ملتا ہے۔ وہ تمام خدام جو ان ایام میں امتحانوں سے فارغ ہو چکے ہوں یا اپنے دفاتر اور اداروں سے رخصت حاصل کر سکتے ہوں، انہیں چاہیئے کہ اس نادر موقع سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔ مرکز سلسلہ کی گوناگوں برکات سے حصہ لینے کیلئے خدام کو ابھی سے اس کلاس میں شمولیت کا پختہ عزم کر لینا چاہیئے۔

قائدین اضلاع و مجالس اس سلسلہ میں فوری کاروائی فرمائیں۔

(صدر تربیتی کلاس)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی تائید و نصرت کے چمکتے ہوئے نشانات

مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں حال ہی میں جو احمدیہ ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکول قائم ہوئے ہیں ان کی کارکردگی پر وہاں کی حکومتوں اور بالخصوص عوام کی طرف سے جس ممنونیت اور جذبات تشکر کا اظہار کیا جا رہا ہے اور جس گرمجوشی کے ساتھ وہ جماعت احمدیہ اور بالخصوص اُس کے امام عالی مقام کو خراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں اُس کی خفیف سی جھلک ہم گزشتہ اداریوں میں ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ پھر ہم اس امر پر بھی کسی قدر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈال چکے ہیں کہ یہ صورتِ حال وہاں بحمد اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کیلئے سر بلندی کا موجب ثابت ہو کر ایک انقلابِ عظیم رُونما ہونے پر منتج ہوتی جا رہی ہے۔

آج ہم اسی تسلسل میں اس نئی اور اسلام کے حق میں نہایت درجہ خوشکن صورتِ حال کے ایک اور ایمان افروز پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ وہ پہلو اس امر سے تعلق رکھتا ہے کہ جن احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اہلِ افریقہ کی خدمت بجا لانے کی غرض سے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور وہ اپنے وطن عزیز نیز اپنے اہل و عیال، عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں سے جُدائی اختیار کر کے مغربی افریقہ کے دور و دراز علاقوں میں طبّی اور تعلیمی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کس طرح اپنی تائید و نصرت سے نواز کر ان کی کوششوں میں غیر معمولی برکت ڈال رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک دنیا ان کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے۔ ہمارے شافی مطلق خدا نے ان کے اخلاص اور ان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اُن کے ہاتھ میں شفا رکھ دی ہے۔ ایسے ایسے مریض جن کو دوسرے ڈاکٹرز لاعلاج قرار دے دیتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں ہمارے ڈاکٹروں کے علاج سے شفاء عطا فرما کر اس کثرت سے نشان ظاہر فرما رہا ہے کہ ان کی شہرت دُور دُور تک پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ جہاں مخلوق خدا اس معجزانہ شفایابی کے نتیجہ میں اسلام کی گرویدہ ہوتی جا رہی ہے وہاں ہمارے ڈاکٹر صاحبان اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو دیکھ دیکھ کر اُس کے حضور سجداتِ شکر بجا لا رہے ہیں اور وہ خوش ہیں کہ انہیں اس حقیر قربانی کے نتیجہ میں جوارِ رحمتِ ایزدی میں شب و روز بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔

مغربی افریقہ میں طبّی خدمات بجا لانے والے ڈاکٹرز اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کو دیکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں مرسلہ خطوط میں جن تاثرات کا اظہار کرتے رہتے ہیں تحدیثِ نعمت کے طور پر اُن میں سے بعض کا تذکرہ یقیناً قارئین کرام کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوگا۔ مثال کے طور پر احمدیہ ہسپتال روکوپر (سیرالیون) کے انچارج مکرم ڈاکٹر ایس، ایم، حسن صاحب نے اپنے یکم دسمبر ۱۹۷۱ء کے خط میں تحریر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ مریضوں کو معجزانہ طور پر شفاء عطا فرما رہا ہے۔ میں نے ایک مریضہ کے واسطے دُعا کے لئے آپ کو لکھا بھی تھا۔ حقیقت ہے میں خود بھی مایوس ہو گیا تھا کیونکہ ایسے مریضوں میں سے بالعموم پانچ فیصد مریضوں کے متعلق شفایابی کی توقع ہوتی ہے۔ مریضہ کے لواحقین بار بار مجھ سے دریافت کرتے تھے کہ مریضہ کے صحتیاب ہونے کی توقع ہے یا نہیں۔ بالآخر میں نے انہیں اصل حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے ایک دوا لکھ دی اور اُن سے کہا کہ بازار سے خرید کر یہ دواء استعمال کرائیں۔ اُس کے گھر والے حالات سے آگاہ ہونے کے بعد دواء خریدنے پر آمادہ نہ تھے لیکن مریضہ کے اصرار پر وُہ دواء خرید لائے اور گھر پر ہی اُسے استعمال کراتے رہے۔ ابھی چند روز کی بات ہے کہ وُہی مریضہ اچانک میرے پاس آئی لیکن میں اُسے پہچان نہ سکا۔ کیونکہ وہ بالکل تندرست ہو چکی تھی۔ اُس عورت نے تمام لوگوں کے سامنے اپنی زبان میں مجھے اتنی دُعائیں دیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل اور احسان پر میری آنکھوں سے شکرانے کے آنسو بہہ نکلے۔ گو میں اُس کی زبان سمجھنے سے قاصر تھا لیکن کچھ تو مَیں نے اُس کے بولنے کی طرز سے اندازہ لگایا اور پھر مترجم کے بتانے پر مجھے پتہ چلا کہ یہ مجھے دُعائیں دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کس قدر مہربان ہے کہ خود ہی رہنمائی فرماتا ہے اور پھر خود ہی تجویز کردہ علاج میں برکت ڈال دیتا ہے۔ ایسے کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو ایسے ایسے مریض شفاء پا رہے ہیں۔"

اسی طرح احمدیہ ہسپتال کوکوفو (گھانا) کے انچارج بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر غلام احمد صاحب نے اپنے خط مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۷۲ء میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے بظاہر ایک لاعلاج مریض کی معجزانہ شفایابی کا واقعہ ان الفاظ میں تحریر کیا:-

"بعض مریض ایسے بھی ہیں جو ایک ایک سو میل کا سفر کر کے آتے ہیں۔ ایک اکرا کا رہنے والا مریض تھا۔ وہاں کے بڑے ہسپتالوں اور نامی گرامی ڈاکٹروں سے علاج کرواتا رہا لیکن آرام نہ آیا۔ میرے پاس صرف دو دفعہ آیا۔ بعد میں اُس نے اکرا سے خط لکھا کہ وہ بالکل صحتیاب ہو گیا ہے۔ نیز بہت شکر گزاری کا اظہار کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کی قبولیت کا اثر ہے ورنہ میں تو یہاں ڈرتے ڈرتے ہی آیا تھا کہ خدا جانے میں کام کر بھی سکوں گا یا نہیں کیونکہ ساری عمر میرے کام کی نوعیت مختلف رہی تھی۔ الحمد للہ اب تسلی ہے اور لوگ بھی سب خوش ہیں۔"

پھر احمدیہ ہسپتال روکوپر (سیرالیون) کے انچارج، مکرم ڈاکٹر ایس، ایم، حسن صاحب کے خط مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء کا درج ذیل اقتباس بھی کچھ کم ایمان افروز نہیں ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت سے اپنی تائید و نصرت کے نشان ظاہر فرما رہا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:-

"جوں جوں لوگ صحتیاب ہوتے جاتے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ نئے مریض بھجواتے ہیں۔ بعض کیس تو ظاہری لحاظ سے بہت مایوس کن ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے مریضوں کو بھی صحت عطا فرما دیتا ہے اور میرا بھرم رہ جاتا ہے۔ ایک اور مریض زیرِ علاج ہے جو دونوں ٹانگوں سے معذور ہے۔ اللہ ہی مدد فرمائے اور اسے صحتیاب کرے۔ لوگ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ گویا میں ہر قسم کے مرض کا علاج کر سکتا ہوں حالانکہ بعض امراض میں تو ہماری ڈاکٹری بالکل ناکام ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ میں سب قدرت ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور نشان نمائی کے طور پر کر بھی دکھاتا ہے۔"

اسی طرح احمدیہ ہسپتال سالکینی (گیمبیا) کے انچارج ڈاکٹر محمد حفیظ خاں صاحب اپنے خط محررہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۲ء میں لکھتے ہیں:-

"میں نے اپنے ہسپتال میں دس بستروں کا انڈور بھی بنا لیا ہے، دُور دُور سے مریض آتے ہیں اور یہاں رہ کر علاج کراتے ہیں۔ بعض مریض سینیگال سے بھی آتے ہیں۔ خداوند کریم کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے مریض صحتیاب ہو کر واپس جاتے ہیں۔ دُور و دراز سے آنیوالے بعض مریض بتاتے ہیں کہ ہمارے دل میں بار بار یہ خواہش اٹھتی رہی ہے کہ سالکینی جا کر علاج کرائیں اسی لئے ہم یہاں چلے آئے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں کہ یہ لوگ ہم سے اور ہم ان سے مانوس ہو گئے ہیں۔"

مغربی افریقہ میں طبّی خدمات بجا لانے والے احمدی ڈاکٹروں کے خطوط کے یہ چند اقتباسات بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں ورنہ ایسے خطوط آئے دن بکثرت موصول ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب خطوط اس امر کا ایک درخشندہ ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" میں غیر معمولی برکت ڈال کر اپنی معیت اور تائید و نصرت کے چمکتے ہوئے نشان ظاہر فرما رہا ہے۔

98

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کی اطاعت اور احترام کے متعلق قرآنی تعلیم

(۱)

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ان کے احترام اور ان کی خدمت کو بہت بڑے ثواب کا موجب قرار دیا ہے اور ان کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ شرک کے سوا باقی تمام امور میں اللہ تعالیٰ نے والدین کی انتہائی اطاعت اور فرمانبرداری کے احکام دیئے ہیں۔ والدین کا وجود مجسم رحمت برکت اور عین راحت ہے۔ یہ ایک ایسا خونی رشتہ ہے جو فدائیت، عقیدت اور عشق کے رابطہ کو لئے ہوئے ہے۔ والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت کو خدا تعالیٰ نے اپنی خوشنودی اور رضا کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ والدین کی خدمت اور ان کے حقوق کی نگہداشت کرنا ایک بہت ہی اہم فریضہ ہے۔ والدین کی دعا اور توجہ سے اولاد کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کی دعا میں غیر معمولی سوز، رقت اور جذبہ عاطفت و شفقت ہوا کرتا ہے وہ راتوں کی تاریکی میں بیدار ہوتے ہیں اور اپنے بچوں کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ بچے ہزاروں میل پر سو رہے ہوتے ہیں مگر وہ ان کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ والدین کے اولاد پر احسانات اَن گنت ہوتے ہیں ان کی موجودگی سے غیر معمولی اطمینان ہوتا ہے۔ مگر یہی والدین جب گذر جاتے ہیں تو ان کی اولاد کو یتیم کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اولاد والدین کی شفقت اور جذبہ عاطفت سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور وہ اکیلے رہ جاتے ہیں اور ان کی پدرانہ نوازشات سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو والدین کا وجود بچہ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں سایۂ عاطفت کو لئے ہوئے ہے۔ جس کے نتیجہ میں اولاد پروان چڑھتی ہے۔

(۲)

قرآن کریم میں والدین کے مقام و احترام کے متعلق مذکور ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَ
إِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ
بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ
فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۔

(العنکبوت آیت ۹)

ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی فرمانبرداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف لوٹ کر ہی آنا ہے اور میں تمہارے عمل (کی نیکی بدی) سے تم کو واقف کروں گا۔

آیت بالا میں والدین سے حسن سلوک بمنزلہ حکم کے ہے اور اس کا تارک گنہگار ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۔
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا
وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۔ وَ
حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ
ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۔ حَتَّى
إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ
أَرْبَعِينَ سَنَةً ۔ قَالَ
رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ
أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ
عَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي
إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَ
إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۔

(الاحقاف آیت ۱۶)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس ۳۰ مہینے لگے تھے۔ پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

آیت بالا میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تاکیدی ارشاد ہے اور اس کے ساتھ ہی والدہ کا احسان جو بچہ کے ساتھ ایام حمل سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور ولادت کے وقت جس تکلیف اور کمزوری کا سامنا والدہ کو کرنا پڑتا ہے اور ایام رضاعت میں جبکہ بچہ ایک چھوٹی سی کونپل کی مانند ہوتا ہے۔ معمولی سی غفلت بچہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر سکتی ہے ایسے نازک وقت میں والدہ کی شفقت اور نگہداشت کو یاد دلا کر والدہ کی اطاعت کی اہمیت کو بتایا ہے۔

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا
إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ
إِحْسَانًا ۔ إِمَّا يَبْلُغَنَّ
عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا
أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ
لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا
وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا
كَرِيمًا ۔ (بنی اسرائیل آیت ۲۴)

تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اگر ان میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ
الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

(بنی اسرائیل آیت ۲۵)

اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

آیات بالا میں خدا تعالیٰ نے اپنی عبادت کے حکم کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم دیا ہے۔ بعض بچے والدین کے ساتھ ان کے بڑھاپے میں بہت ہی برا سلوک کرتے ہیں۔ اس لئے اس مقام پر اس چیز کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

ہمارے معاشرہ میں بہت سے افراد ایسے ہیں کہ جن کا سلوک اپنے والدین کے ساتھ مندرجہ بالا قرآنی احکام اور روح کے بالکل منافی ہے اور وہ اپنے والدین کا کما حقہ اور مناسب احترام نہیں کرتے نہ ہی ان کے احساسات و حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ بعض ایسے بدبخت بھی ہیں جن کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین کے تعارف کرانے میں ہتک محسوس کرتے ہیں اور بعض ان سے ملتے بھی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنی وحی کا ہی یہ اثر تھا کہ ایک دفعہ آپؐ نے پر شوکت انداز میں فرمایا۔

رغم انفہ رغم انفہ رغم انفہ۔

اس کا ناک خاک آلودہ ہو اس کا ناک خاک آلودہ ہو اس کا ناک خاک آلودہ ہو اس فقرہ پر صحابہؓ نے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ کس کے متعلق یہ الفاظ ارشاد فرما رہے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابہؓ نے استغفار کرنا شروع کر دیا اور استفسار کیا کہ یا رسول اللہ کس کا ناک خاک آلودہ ہو۔ آپؐ نے جواباً فرمایا۔

مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ
عِنْدَهُ الْكِبَرُ أَوْ أَحَدُهُمَا
فَدَخَلَ النَّارَ ۔

(الادب المفرد)

کہ جس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ گیا ہو مگر وہ ان کی خدمت کی محرومی سے جہنم میں داخل ہونے کا ذریعہ ہو گیا ہو۔

آج کل بالعموم اس قسم کی شکایات سننے میں آتی ہیں کہ اولاد والدین کی نہ تو عزت کرتی ہے اور نہ ہی خدمت کرتی ہے بلکہ بعض ایسے گستاخ لڑکے بھی ہوتے ہیں جو والدین کیلئے سردردی اور مشکلات کا باعث بن جاتے ہیں اور بعض تو والدین کو عدالتوں میں گھسیٹتے ہیں اور ان پر انتہائی گستاخانہ اور بے ادبی سے جرح کی جاتی ہے فیا للاسف ویا للعجب

قرآن کریم نے والدین کے انتہائی احترام اور اطاعت کی جہاں تلقین فرمائی ہے وہاں ان کے متعلق دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ والدین جو اپنے بچوں کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔ بچوں کی تکلیف و پریشانی کے وقت ان کی پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور خوشی و مسرت کے وقت والدین بھی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ والدین کی خدمت انسانی ضمیر کو مطمئن کرنے کا بہترین وسیلہ ہے اور ان کی طرف سے بے اعتنائی کرنا خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہے۔ مبارک ہیں وہ جو والدین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرتے ہیں۔

مرسلہ
نظارت اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری نور محمد صاحب کا ذکرِ خیر

از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایکسیئن بہاولنگر

ہمارے والد محترم چوہدری نور محمد صاحب ۲۳ مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعرات بعد نماز عصر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یوں تو آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے لیکن گذشتہ سال آپ کو عارضہ قلب بھی لاحق ہو گیا تھا۔ اپنی بیماری کا عرصہ آپ نے نہایت صبر اور تحمل سے گزارا جلسہ سالانہ ۱۹۷۱ء کے بعد سے میرے پاس مقیم تھے لیکن دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ کے دوران اپنے چھوٹے بیٹے اور بھائی عزیزم بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بہاولپور کے پاس تشریف لے گئے اور تا وفات وہیں مقیم رہے۔ ۲۳ مارچ کو ہی آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور ۲۴ مارچ نماز جنازہ کے بعد جو از راہ کرم نوازی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھایا تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے دعا کرائی۔

محترم والد صاحب ۱۸۹۲ء میں چھمبیاں ضلع ہوشیارپور میں حضرت چوہدری وزیر علی صاحبؓ (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان وفات ۱۹۲۶ء) کے ہاں پیدا ہوئے چھمبیاں کی نصف آبادی مسلمانوں اور نصف آبادی غیر مسلموں کی تھی اس گاؤں میں ایک نہایت نیک سیرت بزرگ حضرت بابا ہاشم صاحب رہتے تھے جو صاحب رؤیا و کشوف تھے آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ امام وقت کا ظہور ہو چکا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق آپ کا سلام اُسے پہنچانا ہر مسلمان کا فرض ہے اس الٰہی خبر کے بعد حضرت بابا صاحب قادیان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے اور چھمبیاں واپس آکر لوگوں کو بتایا کہ مسیح موعود جس کی صدیوں سے انتظار تھی قادیان کی مقدس بستی میں آ گیا ہے آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ۱۹۰۳ء میں گاؤں کے قریباً سو گھرانوں نے بیعت کے خطوط لکھے انہی بیعت کرنے والوں میں میرے دادا حضرت چوہدری وزیر علی صاحبؓ اور میرے والد محترم چوہدری نور محمد صاحب بھی تھے۔ ۱۹۰۵ء میں دادا جان اور والد صاحب مرحوم نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کا بھی شرف حاصل کیا۔

محترم والد صاحب صاحب کی ظاہری تعلیم کچھ نہیں تھی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور اپنی کوشش کے نتیجہ میں اپنے طور پر علم حاصل کیا اردو اور عربی پڑھ لیتے تھے دماغی صلاحیتوں کا یہ حال تھا کہ گاؤں کے ہندو اور مسلمان ہر کام میں آپ سے مشورہ لیتے تھے دماغی صلاحیتوں کا یہ حال تھا کہ گاؤں کے ہندو اور مسلمان ہر کام میں آپ سے مشورہ لیتے اور پھر آپ کے مشورہ پر عمل کرتے جسمانی لحاظ سے آپ بہت مضبوط تھے۔ ۷۰ سال کی عمر میں بھی کوئی جوان آپ کے مقابلہ پر کام نہیں کر سکتا تھا تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب خصوصاً ملفوظات بڑے ترنم سے پڑھتے۔ اخبار الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے آپ کو والہانہ عشق تھا حضرت مصلح موعود کے مبارک خطبات کو سن کر آپ پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنا اپنا فرض جانتے آپؓ کی وفات کی وجہ سے آپ کو جو صدمہ ہوا وہ بہت ہی دردناک تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ آپ جماعت احمدیہ کے اندر خلفاء تو قیامت تک آتے رہیں گے مگر اس شان کا خلیفہ پتہ نہیں کب آئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آپ کو بہت محبت تھی آپ کی صحت اور درازی عمر کے لئے ہر وقت دعا کرتے رہتے۔

اولاد کو دینی اور دنیوی تعلیم دلانے کا بہت شوق تھا اس شوق کی وجہ سے اور ایک رؤیا کی بناء پر آپ ۱۹۲۱ء میں چھمبیاں سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ مالی حالت گو اچھی نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس تمنا کو پورا کیا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ نے پہلے اوکاڑہ میں سکونت اختیار کی۔ پھر ضلع میانوالی میں چلے گئے۔ جب میرے چھوٹے بھائی نے ربوہ میں ایک دکان بنالی تو آپ ربوہ تشریف لے آئے اور آپ بہت خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرکز میں خلافت کے زیر سایہ رہائش اختیار کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔

آپ اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا ورد فرمایا کرتے تھے اور ہمیں بھی ایسا کرنے کا ارشاد فرمایا کرتے دعا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کثرت سے پڑھتے اور فرمایا کرتے اس دعا نے میری دنیا بدل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے میرا دل منور ہو گیا ہے۔ تم بھی اسے پڑھا کرو تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نئے نئے نظارے دیکھو گے

آپ کو پینے کی بہت عادت تھی۔ اپنے اور بیگانوں نے بارہا اس عادت کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مگر آپ نے کوئی اثر نہ لیا۔ ۱۹۳۶ء میں حضرت مسیح موعودؓ نے اپنی ایک تقریر میں احباب جماعت کو حقہ نوشی ترک کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں فوری طور پر حقہ نوشی ترک کر دی آپ بیمار ہو گئے لیکن اطباء کے مشورہ کے باوجود آپ نے حقہ کو منہ نہ لگایا۔ حقہ نوشی سے آپ کو اس قدر نفرت پیدا ہو گئی کہ آپ حقہ کا نام لینا بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ ایک عظیم قوت ارادی کے مالک تھے کسی پریشانی اور دکھ کی وجہ سے آپ کے پائے ثبات میں کبھی لغزش پیدا نہیں ہوئی تھی۔

آپ کی شادی ایک غیر احمدی خاندان میں ہوئی تھی۔ گو والدہ محترمہ نے جلد ہی بیعت کر لی تھی۔ لیکن ان کا خاندان احمدیت کی مخالفت کرتا رہا۔ حضرت والد صاحب کو بہت کوفت ہوتی تھی لیکن آپ نے ان پر اتمام حجت کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ جب انہوں نے آپ کے وعظ اور نصیحت کا کوئی اثر نہ لیا تو غیرت دینی کی وجہ سے اس خاندان میں آنا جانا کم کر دیا لیکن جب کبھی بھی سسرال کے خاندان کا کوئی فرد آپ سے ملتا آپ اُسے احمدیت ایسی نعمت عظمیٰ کو قبول کرنے کی دعوت دیتے۔

حضرت والد صاحب کی دعاؤں کا ہمیں بہت سہارا تھا جس سے ہم محروم ہو گئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جہاں حضرت والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے وہاں وہ ہمیں اپنے نقش قدم پر چلنے توفیق دے احمدیت اور اسلام کا عاشق اور جان نثار خادم بنائے اور ہر آن اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ آمین

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے ہم نے ایک بہت بھاری ذمہ داری قبول کر رکھی ہے۔ ہماری زندگی کا نقطہ مرکزیہ صرف اور صرف مخلوق خدا کو اپنے رب کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ دُنیا کے دھندے ایک ثانوی حیثیت رکھتے ہیں لہذا اس اہم ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ ہمارے اندر ایک تڑپ ہو ایک آگ ہو جو ہمیں ہر وقت بے چین کر رہی ہو کہ ہم کہاں تک اپنے اس اہم فریضہ سے سُرخرو ہو رہے ہیں کسی مجلس کے اراکین کا محض عہدیداروں کا انتخاب کر دینا ہرگز کافی نہیں اس سے ان کی ذمہ داری کم نہیں ہو جاتی بلکہ بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے اپنے عہدیداروں کا ہر ممکن ہاتھ بٹا کر ثابت کرنا ہے کہ انتخاب کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو کہ امانت اہل لوگوں کے سپرد کی جائے" کا پورا پورا لحاظ رکھا تھا۔ اگر اس روح کے ساتھ کسی مجلس کے جملہ اراکین اُٹھ کھڑے ہوں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی مجلس بقایا دار رہے یا اس کی طرف سے بروقت بجٹ وغیرہ موصول نہ ہو۔ خدا کرے کہ یہ روح سب میں پیدا ہو جائے

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وصولی چندہ تحریک جدید کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال رواں ۳۸/۲۸ کے چھ مہینے گذر چکے ہیں گویا نصف سال اب باقی ہے مگر ابھی تک اکثر جماعتوں سے نصف رقم بھی وصول نہیں ہوئی جو باعث تشویش ہے۔ اسلئے تمام جماعتوں سے گذارش ہے کہ وہ اب وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں تا مبلغین کرام جو بیرون ممالک دور اعلائے کلمۃ اللہ کے جہاد میں مصروف ہیں بروقت مرکز سے امداد بھجوائی جا سکے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کیا آپ نے خدام کا بجٹ بھجوا دیا ہے۔ اگر نہیں تو اپنی اولین فرصت میں مرکز کو ارسال فرماویں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

(۲)

جماعت احمدیہ اسلام آباد		۸۵٫۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۵٫۲۵	روپے
مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ربوہ		۵٫۰۰	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ میجر رحمت علی صاحب	کوئٹہ	۲۰٫۰۰	روپے
مکرم محمد حسین صاحب تمر	ملتان شہر	۳۷٫۰۰	روپے
" میر نور احمد صاحب تالپور		۵۰٫۰۰	روپے
" شیخ محمد یعقوب صاحب	سیالکوٹ	۵٫۰۰	روپے
" محمد الطاف حسین صاحب	مری	۶٫۰۰	روپے
" عبدالشکور جاوید صاحب	ربوہ	۲٫۰۰	روپے
مکرمہ بیگم ڈاکٹر عبداللہ صاحب	سرگودھا۔	۱۰٫۰۰	روپے
مکرم شیخ عبدالرشید صاحب	شکارپور	۵٫۰۰	روپے
محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر	جھنگ	۶٫۵۰	روپے
جماعت احمدیہ اوکاڑہ		۶۹٫۴۸	روپے
مکرم عبدالمالک خان صاحب	کسمنڈر	۵٫۰۰	روپے
" ظہور الدین صاحب	منگلا	۵٫۰۰	روپے
مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۳۰٫۰۰	روپے
" آمنہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰٫۰۰	روپے
مکرم چوہدری ظفر علی خان صاحب چک ۶۹ ر ب	لائل پور	۹٫۰۰	روپے
" عبدالرحیم صاحب رحیم آباد نواب شاہ		۱۰٫۰۰	روپے
ناصرات ٹیکسلا۔		۱۰٫۰۰	روپے
مکرمہ حبیب مجید صاحبہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
مکرم میاں عبدالحمید صاحب جنجوعہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
" فہیم احمد صاحب	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
مکرمہ زکیہ حمید صاحبہ	ربوہ	۵٫۰۰	روپے
مکرم سید ادریس احمد شاہ صاحب	ربوہ	۱٫۰۰	روپے
" ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب	مظفر گڑھ	۵۰٫۰۰	روپے
" محمد صادق صاحب سیال ضلع راولپنڈی		۱۱٫۷۰	روپے
مکرمہ مسز الیس لطیف صاحبہ	واہ کینٹ	۲۵٫۰۰	روپے
" تسلیم بیگم صاحبہ چک نمبر ۲۶	گجرات	۵٫۰۰	روپے
" قدسیہ افضل صاحبہ	ربوہ	۲٫۰۰	روپے
مکرم لیاقت علی صاحب	ربوہ	۱٫۰۰	روپے
" مبارک احمد صاحب	لندن	۱۵۰٫۰۰	روپے
مکرمہ لمعۃ الشافی صاحبہ (از طرف ماریہ طاہر و عامر حفیظ)		۵٫۰۰	روپے
مکرم کرامت اللہ صاحب ورک	سیالکوٹ	۱۰٫۰۰	روپے
" میاں مبارک احمد صاحب	لائل پور	۱۰٫۰۰	روپے
" عبدالخالق صاحب چک سکندر	ضلع گجرات	۱۲۰٫۰۰	روپے
" این این چوہدری صاحب	انگلستان	۵۰٫۱۳	روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ حمید احمد صاحب خالد	ربوہ	۱٫۰۰	روپے
" حمیدہ شریف صاحبہ	ملتان چھاؤنی	۵۰٫۰۰	روپے
مکرم محمد ناظم خان صاحب غوری		۱۰۰٫۰۰	روپے
محترمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ		۲۰٫۰۰	روپے
مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب	حیدرآباد سندھ۔	۵۰٫۰۰	روپے
" سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب	کاس۔ ضلع لاہور	۱۰٫۰۰	روپے
" شیخ محمد اسلم صاحب	"	۱۰٫۰۰	روپے
" چوہدری مبشر احمد صاحب	کراچی۔	۱۰٫۰۰	روپے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

اعلان نکاح

میرے بڑے بیٹے ملک محمد احمد بی اے کے نکاح کا اعلان عزیزہ عطیہ ملک الیف اے سی ڈی بنت ملک نذیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ۲۳ راپریل کو بوقت دس بجے صبح گڑھی شاہو میں فرمایا عزیزم ملک محمد احمد حضرت ڈاکٹر مظفر حق صاحب صحابیؓ کا پڑنواسہ اور عزیزہ عطیہ ملک حضرت بابو محمد حسین صاحب مرحوم کی پوتی ہے

احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ملک مظفر احمد صاحب۔ مغل پورہ لاہور)

والدین کے احترام کے لئے قرآنی تعلیم!

قرآن مجید نے والدین کی فرمانبرداری اور احترام کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کی کسی بات پر "اُف" تک کہنے سے منع فرمایا ہے اور ان کی خدمت اور دلجوئی کا حکم دیا ہے مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ جائزہ لیتے رہیں اگر ان کی جماعت میں کوئی صاحب ایسے ہوں جن کا سلوک والدین سے اچھا نہیں ہے تو مناسب طریق سے اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ معاشرہ کا دباؤ ایسی بدیوں کے استیصال کے لئے نتیجہ خیز ہوتا ہے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا۔ اقبال احمد صاحب گلزار کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ کو ایک حادثہ پیش آیا ہے ان کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (حافظ سید الطاف الرحمٰن)

روشن مستقبل

یہ لڑکا ہونہار ہے۔ اب اس کو پڑھنے لکھنے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا وہ موقع ملے گا جو پہلے کبھی نہیں تھا۔

اس کے لئے آپ اپنی طرف سے بھی کچھ کیجئے۔ ایک مناسب رقم پوسٹ آفس فکسڈ ڈپازٹ میں جمع کرا دیجئے۔ اس رقم پر جو منافع ملے گا، وہ اس کی تعلیم کے اخراجات کے لئے کافی ہوگا اور رقم بھی محفوظ رہے گی۔

پوسٹ آفس فکسڈ ڈپازٹ پر سات فیصد سالانہ منافع ملتا ہے اور اس پر انکم ٹیکس بھی نہیں لگتا۔

اپنی بچت	پوسٹ آفس فکسڈ ڈپازٹ	میں جمع کیجئے

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائرکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

KHAIRI CDNS

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوانوں کو کھیل کے میدان میں بھی نمایاں اور بلند معیار قائم کرنا چاہیئے

ہم پیچھے رہنے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہم نے ہر میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے

آل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

ربوہ ۹ ہجرت۔ کل شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے آل ربوہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب میں احمدی نوجوانوں سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ ورزشی کھیلوں کے میدان میں بھی نمایاں اور بلند معیار قائم کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا ہم پیچھے رہنے کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے۔ ہم نے ہر میدان میں آگے ہی آگے بڑھنا ہے اسلامی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اور حسین نمونہ ہمیں یہی بتاتا ہے کہ ہر مسلمان کو اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانا چاہیئے اور ساتھ ہی اپنی عاجزی اور کم مائیگی کا احساس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استمداد طلب کرنی چاہیئے تاکہ جو کمی رہ جائے اسے وہ اپنے فضل سے پورا کرے۔

حضور نے فرمایا ایک مومن کی زندگی کا اصل حسن تو روحانی اور اخلاقی کمالات کو حاصل کرنا ہے لیکن اس کے لئے جسمانی صحت و توانائی بھی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اہل ربوہ کے لئے سیر اور دیگر کھیلوں کا پروگرام بنانے اور پھر کامیابی کے ساتھ اس پر عمل کرنے کے لئے مجلس صحت قائم کی ہے۔ حضور نے فرمایا اہل ربوہ کو چاہیئے کہ وہ اس مجلس کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ پروگرام کے پہلے مرحلہ کے طور پر کھیلوں کے میدان تیار کئے جا رہے ہیں۔ یہ کام استقلال کے ساتھ جاری رہنا چاہیئے مگر اس کے ساتھ ہی یہاں پر مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹ بھی ہوتے رہنے چاہئیں اس سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف کھیلوں سے تعلق رکھنے والے پاکستان میں جو نامور کھلاڑی ہیں انہیں یہاں بلایا جائے تاکہ یہاں آکر اپنے کمالات کا مظاہرہ کر سکیں۔ نظم و ضبط اور وقار کی جو بلند روایات ہماری جماعت نے قائم کی ہیں وہ ان کھیلوں میں بھی برقرار رہنی چاہئیں۔ ہماری کھیلوں کا معیار اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ غیر ممالک کے نامور کھلاڑیوں کے دل میں بھی ربوہ آکر اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے حضور نے فرمایا دیگر کھیلوں کے علاوہ فٹ بال کی طرف بھی خاص توجہ کرنا چاہیئے یہ کھیل بھی ایسا ہے جس سے عام جسمانی صحت کے علاوہ جرأت دلیری اور اعتماد نفس پیدا ہوتا ہے ہمارے تعلیمی اداروں کو ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ کوئی طالب علم بھی ایسا نہ ہو جو وقت ضائع کر رہا ہو اور جس کے لئے ورزشی کھیلوں کا انتظام نہ ہو

احمدی نوجوانوں نے تو نہ صرف اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانا ہے بلکہ دوسروں کے قوا کی نشوونما کرنا بھی ان کے ذمہ ہے خدا کرے کہ تمام احمدی نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں ادا کریں وہ ایسی حسین زندگی بسر کریں جس کی توقع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان نوجوان سے کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان افروز خطاب سے قبل اپنے دست مبارک سے اوّل اور دوم آنے والے کھلاڑیوں کو انعامات مرحمت فرمائے خصوصی انعامات مکرم منیر الدین صاحب شمس اور مکرم منور شمیم صاحب خالد کو ملے اور آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر واپس تشریف لے گئے

ٹورنامنٹ کی مختصر رپورٹ

یہ ٹورنامنٹ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام ایوان محمود میں ۵، ۶، ۷ رمئی ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب ۵ رمئی بروز جمعہ صبح ۹ بجے عمل میں آئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مفتی احمد صادق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم منیر الدین صاحب شمس سیکرٹری ٹورنامنٹ نے بیڈمنٹن کے قواعد و ضوابط پڑھ کر سنائے اس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختصر سا خطاب فرمایا۔ اور پھر دعا کے ساتھ اس سہ روزہ ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔

اس ٹورنامنٹ میں ٹیمیں محلہ وار شامل ہوئیں۔ خدام کے علاوہ انصار کو بھی اس میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی۔ سنگلز میں کل ۲۲ کھلاڑی شامل ہوئے اور ڈبلز میں کل ۱۹ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ ان تین دنوں میں سنگلز میں کل ۲۱ میچ ہوئے اور ڈبل میں کل اٹھارہ میچ ہوئے۔

سنگلز میں فائنل میچ خالد محمود شاہ (دار البرکات) اور شاہد احمد سعدی (دار الصدر شمالی) کے مابین ہوا۔ یہ میچ شاہد احمد سعدی نے جیت لیا۔ انصار میں سنگلز کا فائنل میچ محترم سید میر محمود احمد صاحب اور محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کے مابین ہوا۔ یہ میچ محترم سید میر محمود احمد صاحب نے جیت لیا۔ ڈبل میں محمد احمد صاحب انور اور مولوی غلام باری صاحب سیف اوّل قرار پائے۔

اختتامی تقریب میں ۷ رمئی کو ساڑھے چھ بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی از راہ شفقت تشریف لائے حضور نے ڈبلز کا فائنل میچ ملاحظہ فرمایا۔ یہ میچ مفتی احمد صادق عبدالخالق اور ظفر احمد منیر الاسلام کے مابین کھیلا گیا مفتی احمد صادق اور عبدالخالق (دار الصدر غربی) نے جیت لیا۔ اختتامی تقریب کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے رپورٹ پڑھ کر سنائی بعد ازاں حضور نے بصیرت افروز خطاب فرمایا

اہل ربوہ کے لئے ضروری اعلان

۱۲ رمئی بروز جمعہ کو سیر کا انعامی مقابلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۳ رمارچ ۱۹۷۲ء میں مجلس صحت کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے اہل ربوہ کو خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی کہ

"سیر کا مقابلہ ہو اور دوست آکر بتائیں کہ انہوں نے سیر میں خدا تعالیٰ کی قدرت کے کیا کیا جلوے دیکھے۔ جب وہ یہ لکھ کر دیں گے ... ... تو اس مقابلہ میں جو اوّل آئیگا اس کو پچاس روپے کا انعام میری طرف سے دیا جائے گا۔ آخر خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے اس لئے ہیں کہ ہم ان کو دیکھیں اور ان پر غور کریں۔"

سیر کے اس مقابلہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۲ رمئی بروز جمعۃ المبارک صبح ۵½ بجے سے ۷½ بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ مقابلہ کے قواعد و ضوابط اور طریق حسب ذیل ہوگا:۔

۱: سیر میں دو گھنٹے صرف کئے جائیں گے۔

۲: سیر سے واپسی پر احباب اپنے مشاہدات و تاثرات احاطہ تحریر میں لائیں گے۔ یہ مضامین کنوینر مجلس صحت کو ۱۲/۵ بروز ہفتہ چھ بجے شام تک پہنچ جائیں۔ خدام و انصار کے زعماء کی طرف سے رپورٹ کا آنا بھی ضروری ہے کہ ان کے حلقہ سے کتنے احباب نے سیر میں حصہ لیا اور کتنے مضامین بھجوائے گئے۔

۳۔ جو دوست خود نہ لکھ سکتے ہوں وہ اپنے زعیم صاحب کو مضمون لکھوا دیں۔

۴۔ مضامین کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کمیٹی جائزہ لے گی۔

۵۔ مقامی احباب یہ اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ مضمون کا معیار انتخاب زبان اور زور تحریر نہیں ہے بلکہ مشاہدہ کی وسعت اور گہرائی ہے اس لئے کم تعلیم یافتہ احباب بھی اسی سہولت سے مقابلہ میں حصہ لے سکتے ہیں جیسے زیادہ تعلیم یافتہ

اس مقابلہ کے لئے زعماء انصار اللہ و زعماء خدام الاحمدیہ اپنے اپنے حلقوں کو منظم فرمائیں اور اس مقابلہ کو صحیح معنوں میں کامیاب بنانے کی کوشش کریں

فوری ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک محرر اور ایک مراقب کی فوری طور پر ضرورت ہے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک یا مولوی فاضل ہے۔ مراقب کے لئے میٹرک پاس امیدوار کا دینی تعلیم اور مذہبی معلومات کا معیار بلند ہونا چاہیئے۔ ایسے مخلص نوجوان جو مرکز میں رہ کر خدمت دین کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ فوری طور پر اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست مع تصدیق صدر جماعت ۱۳ رمئی تک دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ایوان محمود۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری امی جان اہلیہ شیخ رحمت دین صاحب تنویر مرحوم چند روز سے بعارضہ قلب بیمار ہیں گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور سب احمدی بھائی بہنوں سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے

(فرحت تنویر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴